© rasailojaraid.com

سید محی الدین قطب ویلوریؒ

محمد سخاوت مرزا قادری (بی اے ایل ایل بی عثمانیہ)

حضرت سید محی الدین قطب ویلوری کا ۱۲۸۹ھ میں مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔ اور آپ جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

اولاد:۔ آپ کے صرف ایک ہی صاحبزادے سید شاہ محمد قادریؒ[1] الملقب بہ رکن الدین ثانی تھے، جو ۱۲۶۹ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۳۲۵ھ میں وفات پائی۔ آپ اپنے خاندانی گنبد میں مدفون ہیں آپ بھی بڑے عالم فاضل اور عارف باللہ منکسر المزاج اور مہمان نواز تھے آپ کے جد امجد مولانا ابوالحسن قربی نے مولانا محمد قاسم[2] نانوتوی بانی جامعہ دیوبند، سر سید احمد خاں بانی جامعہ علیگڈھ اور قیام ندوۃ العلماء سے ایک صدی قبل جنوبی ہند میں بمقام ویلور ۱۱۴۷ھ میں ادارہ علوم مشرقیہ کی بنا ڈالی تھی رکن الدین ثانی نے دارالعلوم لطیفیہ کی عالیشان عمارت تعمیر کی، اور اس ادارہ کو بڑی ترقی دی اس میں ہزارہا طلبا علم معقول و منقول سے بہرہ اندوز ہوئے۔ اور اس دارالعلوم کے قریب ایک عالیشان مسجد بھی بنوائی۔ محراب پر حسب ذیل کتبہ کندہ ہے[3]۔

رکن دیں مقتدائے اہل زمن
مسجدے چوں حرم بنا کردہ
بہر اعلام عابداں ہاتف
بانگ قد قامت الصلوٰۃ زدہ

۱۲۹۱ھ ۱۸۷۴ء

---

* اس مضمون کی پہلی قسط جولائی کے شمارے میں چھپی ہے۔

[1] اقطاب ویلور ص ۶۵ [2] اقطاب ویلور ص ۹۶ [3] اقطاب ویلور ص ۶۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

آپ کو علمی خدمات کے صلہ میں حکومت برطانیہ کی جانب سے ایک قیمتی تمغہ اور شمس العلما کا خطاب عطا ہوا تھا۔ حضرت قطب ویلوری کے آثار میں آپ کے اجداد اور خاندان کا عالیشان گنبد ہے جو ۱۲۵۴ھ میں تعمیر ہوا ہے اور "حضرت مکان" کے نام سے مشہور ہے۔

خلفاء قطب ویلوریؒ[1]

آپ کے چھ لاکھ مرید تھے، جو تمام جنوبی ہندوستان اور بلاد شرقیہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں پھیلے ہوئے تھے۔ آپ کے پینتالیس خلفاء کا ذکر آپ کے خلیفہ مولانا عبدالرحیم ضیا نے اپنی تالیف مقالات طریقت میں کیا ہے۔

مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں:۔ علامہ شیخ محمد استنبولی ثم المکی۔ علامہ محمد خاں بدخشانی المدنی۔ صوفی سید جلال الدین محمد بن سید عبدالمجید یمنی۔ مولانا احمد بن مبارک سحری جیرانی از قبیلہ بنی سعد۔ مولوی سید احمد برادر زادہ سید اکبر ساکن سواد (سوات)۔ فاضل جلیل مولانا سید عبداللہ حسینی دہلوی ثم بھوپالی۔ حافظ سید عبداللہ عظیم آبادی۔

خاندان قطب ویلوری میں:۔ صاحبزادہ سید شاہ محمد رکن الدین سجادہ نشین۔ سید شاہ علی محمد عرف بڑے صاحب برادر خورد۔ سید شاہ محمد ہمشیرزادہ و داماد۔ سید فضل اللہ ہمشیرزادہ۔ علامہ سید شاہ میر، بنبیرہ ہمشیرہ خود۔ فقیہ بے مثل مولانا محی الدین المعروف بہ دیپلے محی الدین صاحب جگت استاد میسور و بنگلور میں:۔ علامہ شاہ عبدالحی واعظ بنگلوری۔ علامہ سید شہاب الدین المعروف بہ حسن بادشاہ میسوری۔ محمد ابوبکر بنگلوری ثم نرنا ولی۔ شاہ عبدالرحیم ضیا مصنف مقالات طریقت اردو، حالات قطب ویلوری (حیدرآباد دکن)۔ مولوی عبداللہ مشاق، (حیدرآباد دکن) مؤلف جامع المظاہر (تلخیص ترجمہ اردو جواہر الحقائق مصنفہ قطب ویلوری مرشد خود) حاجی سید کریم اللہ نیلوری ثم حیدرآبادی جنوبی ہند:۔ میر محی الدین ولد شاہ من اللہ مشائخ بالاکوٹ۔ سید ابوالحسن بیجاپوری ثم کپسلاوی شاہ ولی محمد اپودیلوری۔ حاجی عبداللہ عرف سید شاہ عالم تاڑپتری۔ شاہ محمد یعقوب۔ سید عبدالقادر عرف قادو میاں۔ حافظ غلام محی الدین ولد حافظ عبدالقادر ناگوری۔ محمد عبدالعزیز بن حاجی عبدالوہاب۔ مولوی عبدالقادر بلیاگھاٹی۔ سید مصطفیٰ ہمشیرزادہ شاہ ولی اللہ تنھر نگری۔

---

[1] مقالات طریقت مؤلفہ عبدالرحیم ضیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولوی لعل محمد داماد اسداللہ بیگ اپو دیلوری۔ حافظ حاجی محمد حنیف علامہ شیخ محمد ابن ابی بکر تریانگوری سید محمد ناگ پٹی۔ (ڈنگا پٹم)۔ مولانا عبدالرحمٰن نقیبہ مدراسی۔ سید علی بخش بیض۔ غلام حسین متولی مسجد چندا صاحب (آرکاٹ) حاجی عبدالعزیز وانمباڑی (مدراس) سید شاہ ابراہیم محمد دائم مولوی محمد یوسف اماپٹنی۔ مولوی محمد میراں تنکاسی۔ سید مرتضےٰ مدراسی۔ مولوی محمد علی ترکوری۔ حاجی شاہ محمد عرف یوسف وانمباڑی۔ مرزا محمد علی۔ نواب حاجی محمد داؤد خاں نبیرۂ الف خاں کرنولی۔

ان بزرگوں میں نہایت مشہور مولانا عبدالحی واعظ بنگلوری المتخلص بہ احقر متوفی ۱۳۰۱ھ مدرسۂ لطیفیہ ویلور کے فارغ التحصیل تھے۔ ایک سو بیس کتب کے مصنف ہیں۔ جن میں جنانِ السیر[1] (سیرت نبوی) ۲۰ ہزار ابیات اور تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ نیز فیض الباری شرح صحیح بخاری (تا باب عبادات) شرح سرالشہادتین[2] (مصنفہ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی) بابو پنجم حدیقۃ الابرار (مناقب اہل بیت) مصنفہ شیخ نورالحق محدث دہلوی۔ قلوب الاصفیہ منظوم ترجمہ تذکرۃ الاولیا مصنفہ فریدالدین عطار دو جلدوں میں۔ تذکرۃ المحدثین (چھ محدثین کے حالات) خلاصہ ترجمہ تاریخ الخلفا، (بنوامیہ و عباسیہ) ترجمہ شرح سفرالسعادت (حدیث) ضخیم۔ دلائل متابعہ در مذہب ابی حنیفہ۔ چہار گلشن (مذہب ائمہ مجتہدین) تحفۂ طرفین و ہدیۂ طریقین (معتقدین و مخالفین مولانا اسمٰعیل شہید) تنبیہ العوام (ردِ شرک و بدعت)۔ شرح چہل حدیث بخاری۔ حقوق المومنین۔ دیوان لغت احقر) مطلع النور (در احوال اقطاب ویلور اردو منظوم)۔ رسالہ کلید معرفت (تصوف) نصرۃ التوحید التصوف) تحفۃ المریدین (تصوف) غرض مولانا واعظ بنگلوری نے اسلام اور اردو کی بڑی خدمت کی۔

تصانیف:-

۱۔ احیاء التوحید۔	تصنیف	تقریباً	۱۲۴۳ھ	
۲۔ احیا السنۃ	"	"	"	
۳۔ تنبیہ الجاھلین (اردو)	مطبوعہ	"	"	
۴۔ صراط المومنین				
۵۔ اصل العلوم (اردو)				

---

[1] جنان السیر مطبوعہ ۱۲۷۵ھ

[2] کتاب سرالشہادتین شاہ عبدالعزیز کی طرف منسوب ہے۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ مکتوبات لطیفی۔ (فارسی)

۷۔ جواہر الحقائق[1] سنہ ۱۲۷۳ھ مطبوعہ مدراس۔ مولوی عبدالقادر خلف مولوی عبدالحی واعظ بنگلوری کا اس کے متعلق ایک قطعہ ہے۔

امام الوریٰ القطب الہمام المحقق ۔۔۔ شیخ الشیوخ العارف قدوۃ العصر
علی رفیع القدر حبر و فیضہ ۔۔۔ کشمس الضحیٰ والقمر فی لیلۃ البدر
سراج الھدیٰ عبداللطیف ہو اسمہ ۔۔۔ دعی بمحی الدین علامۃ الدھر
فیشرب اربابِ الحقائق کاسہ ۔۔۔ لیحظی بہ لا حظ منہ لمنکر
تصفحت عن تاریخ تکمیل طبعہ ۔۔۔ سمعت کذا من ھاتف صاحب الخبر
بلا مین ذاک لُبِّ علم الحقائق ۔۔۔ فطوبیٰ لما صادقتہ غیر منکر
۱۲۷۴ھ

۸۔ فصل الخطاب فی الفرق بین الخطاء والصواب تصنیف ۱۲۷۷ھ مطبوعہ مدراس طبع دوم باضافہ وتحشیہ مفتی مخدوم حسینی جامعہ نظامیہ حیدرآباد دکن۔

۹۔ غائیۃ التحقیق۔ مطبوعہ مدراس ۱۲۷۹ھ
موضوع وحدۃ الوجود بجواب مولوی پیام ٹیٹی (مدراس)

۱۰۔ جواہر السلوک[2]۔ تصنیف ۱۲۸۱ھ۔ یہ تصوف کی نہایت معرکۃ الآرا تصنیف ہے

---

[1] جواہر الحقائق کا ایک نسخہ جو ۱۲۷۴ھ میں مطبع مظہر العجائب مدراس میں چھپا ہے، ہمارے پیش نظر ہے۔ حضرت مصنف لکھتے ہیں کہ وہ اس کتاب کی تالیف وتسوید سے ۱۱ رجب ۱۲۷۳ھ میں فارغ ہوئے۔ یہ کتاب جیسا کہ حضرت قطب ویلوری شروع میں رقم فرماتے ہیں۔
فوائدی ست چند در معرفتِ حق سبحانہ وتوحیدی تعالیٰ شانہٗ وبیان کلمات رحمان وتبیان مخلوقات یزدان وعوائد است بلند در حقیقت انسان کبیر وعالم صغیر وحصر مراتب اکوان وجمعیتِ مرتبہ انسان وکمالاتی ست ارجمند حقیقت دنیائی دنی ومنفعت ومضرتِ این عالم فانی وفنائے جسم ناسوت وبقائی جان۔۔۔ الخ" مصنف محترم نے حضرات صوفیا کے وضاحتِ مطالب کے سلسلے میں بڑی کثرت سے حوالے دیئے ہیں، جن میں حضرت شاہ ولی اللہ خاص طور سے نمایاں ہیں۔ (مدیر)

[2] جواہر السلوک ۱۲۸۳ھ مطبع مظہر العجائب مدراس میں چھپی تھی۔ اور یہی نسخہ اس وقت ہمارے پیش نظر ہے۔ حضرت قطب ویلوری مصنف جواہر السلوک کتاب کے شروع میں فرماتے ہیں کہ (باقی حاشیہ ص ۴۸ پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جو بایماء نواب امیر الدولہ (تقی حسین) مؤلف کوکب الغداۃ ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح مصنفہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی تصنیف کی گئی تھی۔ یہ محققین صوفیاء حیدرآباد دکن میں بھی متداول رہی۔ مولانا برکات احمد ٹونکی استاد مولانا مناظر احسن گیلانی حیدرآباد سے لے گئے تھے۔ علامہ عبدالحی واعظ بنگلوری آپ کے خلیفہ نے اس کو نہایت مستند شل تصانیف ابن عربی و شیخ مہائمی وغیرہ قرار دیا ہے۔ اس میں شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے حوالے بھی ہیں۔

۱۱۔ فصل الخطاب عن خطاء بین الخطار والصواب مطبوعہ حیدرآباد کا نسخہ احقر کے کتب خانہ میں موجود ہے اس میں مدلل طور پر منکرین صوفیاء نے محققین پر کافی روشنی ڈالی ہے۔

"بعض مخالفین صوفیاء کرام کا خیال ہے کہ کلمۂ توحید لاموجود الا اللہ نہیں بلکہ "لا معبود الا اللہ ہے، اس کلمہ سے غیر اللہ کے موجود ہونے کا نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے ماسوا کسی کے الٰہ ہونے کی نفی کی گئی ہے۔" (فاران فروری ۱۹۶۲ء)

حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشتؒ خزانہ جلالی میں ارشاد فرماتے ہیں۔

"التوحید غض الطرف عن الاکوان بشاہدۃ من ہو منزہ عن کل نقصان چوں غیر حق ثابت شد حکم توحید ساقط شد" خزانہ جلالی ورق ۱۱ قلمی۔

مولانا قطب دیلوریؒ نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا ایک قول نقل فرمایا ہے جو یہ ہے۔

"مہما ان شرع فی المقصود متوکلاً علی الملک المعبود، اذ ہو المقصود وہو المشہود، بل ہو الموجود فی دار الوجود، اسمع الحق من فم العیار (عطار) لیس فی الدار غیرہ دیار۔"

(بقیہ حاشیہ) یہ سلوک معنوی کے متعلق چند جواہر ہیں، جنہیں حروف وکلمات میں منسلک کردیا گیا ہے اور یہ چند بلند فوائد ہیں سیر وسفر انسانی کے بارے میں کہ اس کے ذریعہ وہ خلوت غیب سے جلوہ گاہِ شہادت میں آتا ہے اس کے بعد حضرت مصنف لکھتے ہیں :۔" ایں رسالہ ہمچو کچکول دریوزہ گران لبریز نوالہ ہائے گوناگوں ست وما نند مرقع درویشان بہیئتِ اجتماعیہ قطعات بوقلموں، پس وجودِ مؤلف را درمیان نہ بیند وبیش از سفرہ چینی مرتبہ نہ نہند"

اس کتاب میں حضرت مصنف نے اولیائے کرام کے اقتباسات کے علاوہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی تصنیفات سے کافی "سفرہ چینی" کی ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب کی کتاب "قول جمیل" مع اس کے اردو ترجمے کے (جو مولوی خرم علی بلہوری صاحب کا ہے) پوری کی پوری اس میں شامل ہے اس کے علاوہ شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کے بھی حوالے دیئے گئے ہیں۔ (مدیر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دوسرا قول آپ نے حضرت شاہ مولوی اسمٰعیل شہید دہلویؒ مصنف صراط المستقیم کا اپنی تائید میں درج فرمایا ہے: "انبساط قیومیت حضرت حق بربساط وجود قیام ایں حقائق متکثر بآں ذات موحدہ مدرک می گردد بمضمون ہو الاول والآخر والظاہر والباطن وہو بکل شیٔ محیط ...... ہے

جسم خاک از عشق برافلاک شد

کوہ در رقص آمد و چالاک شد

(صـ۸۳ - ۱۸۲ فصل الخطاب)

دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ "منصور حلاجؒ کا نعرہ ہر اعتبار سے لغو اور قابل مذمت ہے اور تصوف کے دامن پر سب سے زیادہ بدنما داغ ہے، غیرت توحید اس نعرے کو کسی طرح برداشت نہیں کرسکتی۔" (فاران فروری ۱۹۶۴ء)

حضرت قطب ویلوری نے فصل الخطاب میں بحوالہ شاہ ولی اللہ دہلوی مصنف الطاف القدس سے منکرین اولیاء اللہ کا آج سے سو سال قبل اس طرح جواب دیا ہے :-

"انانیت کبریٰ، انانیت خاص انسان کامل را جارحۂ خود می سازد، یعنی چنانچہ زبان زید کہ جارحۂ زید است انا زید می گوید، حالانکہ زبان زید نیست، ہمچناں انسان کامل کہ جارحۂ حق است، در غلبۂ حال انا الحق میگوید حالانکہ انسان کامل حق نیست، دریں مقام صاحب گلشن راز می فرماید ؎

روا باشد انا الحق از درختے

چرا نبود روا از نیک بختے

(فصل الخطاب)

(نیز ملاحظہ ہو قول حضرت مخدوم جہانیاں الدر المنظوم صـ۲۶۷ مطبوعہ۔ تذکرہ مخدوم جہانیاں قدس سرہٗ مؤلفہ احقر صـ۶۹ مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۶۲ء)

صوفی و تصوف

صوفی کا لفظ قرآن میں نہیں آیا ہے۔ مگر اس کے معنی مقرب کے ہیں۔ اور یہ تو ایک اصطلاح ہے اس میں اعتراض کی کیا بات ہے۔ شیخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں کہ "لیس فی القرآن اسم الصوفی واسم الصوفی ترک و وضع المقرب للمقرب کما وضع اسم الشیخ للمرشد۔ لایظن المترسم انہ المراد ویکون موافقا لما فی القرآن۔ (فصل الخطاب صـ۱۲۰)

"لکھا ہے علم تصوف را ماخوذ از فلاسفہ گویند، چہ صوفیہ ہمچو فلاسفہ ارواح وقلوب عقول ونفوس خوانند۔"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نصاریٰ کی طرح مسلمان نماز میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمین کہتے ہیں جو سنت ہے۔ حالانکہ یہ چیز نصاریٰ سے نہیں لی گئی ہے۔ اس طرح مسلمان اکثر دوسرے فرقوں کی طرح عالم کو حادث کہتے ہیں۔ حالانکہ یہ عقیدہ دوسرے فرقوں سے ماخوذ نہیں ہے۔ اسی طرح مسلمان سر کھلا رکھتے ہیں۔ سر منڈاتے ہیں۔ تو کیا یہ بت پرستوں کی تقلید ہے۔ کبھی یہ کہتے ہیں کہ مسئلہ وحدۃ الوجود آتش پرستوں سے ماخوذ ہے حالانکہ اہل سنن میں صوفیہ وجودیہ اور ائمہ متکلمین اس مسئلہ کے قائل ہیں بلکہ اکابر شیعہ میں خواجہ نصیر الدین طوسیؒ علامہ میبذی اور صدرا شیرازی بھی ہو سکتا ہے بعض عقلائے آتش پرستوں نیز حکماء میں سے اس مسئلہ کے قائل ہوں۔ اس کے متعلق مختلف فرقوں کو اتفاق رائے ہے لیکن ہر رائے مستقل ہوا کرتی ہے نہ یہ کہ کسی سے مستعار لی جاتی ہے۔ اس متفق رائے کے مدنظر یہ کہ مسئلہ وحدۃ الوجود آتش پرستوں سے ماخوذ ہے، اس کی کوئی سند نہیں۔ بقول اللہ تعالیٰ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ (فصل الخطاب)

کبھی وحدۃ الوجود اور حقیقت وحدۃ الشہود کے بطلان کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور ان دونوں مسائل کو بدعت ضلالت کہتے ہیں۔ ترجمہ ایضاح الحق اس مقصد کا شاہد ہے۔ کبھی اس مسئلہ وجود کو متکلمین سے منسوب کرتے ہیں اور حادل کو وجودیہ سے۔ اور ان کی تکفیر اور تضلیل میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ وجودیہ نے فرقۂ حلولیہ کی تکفیر کی ہے۔ اور غلو کرنے والے یہ نہیں سمجھتے کہ وجودیہ و شہودیہ اور متکلمین تینوں طبقے اہل تسنن سے ہیں۔ کبھی مسائل وحدۃ الوجود و شہود تنزلات ستہ و صادر اول اور تجدد امثال وغیرہ کو بدعت سیئہ کہتے ہیں، حالانکہ یہ بدعت واجبہ ہے۔ اور بقول بعض بدعت مندوبہ جس کا میں نے مقدمہ نہم میں ذکر کیا ہے۔ مسند العلماء شاہ عبد العزیز محدثؒ نے لکھا ہے کہ مسئلہ وحدت وجود، مسئلہ اسرار سے ہے۔ شرائع اور ادیان اس مسئلہ کے جاننے پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ عوام کو اس مسئلہ کی تلقین کرنا گویا الحاد کے دروازے کھول دینا ہے۔

بعض لوگ اشغالِ طریقۂ قادریہ و چشتیہ اور نقشبندیہ وغیرہ کو بدعت ضلالت کہتے ہیں۔ جس کا معقول جواب مولوی خرم علی نے شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل مصنفہ مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی نے دیا ہے اور کبھی اولیاء اللہ کے کیفیاتِ سکر و بیخودی کے بارے میں استہزاً کہتے ہیں کہ یہ کیا واہیات اور خانہ خراب ہے۔ حالانکہ معتبر کتب اس کے تعریف میں بھری پڑی ہیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ نے مکتوب ایک سو اٹھارہویں میں لکھا ہے کہ میں نے جو کچھ علوم و اسرار اس طبقہ کے متعلق لکھے ہیں، وہ حالت ہوشیاری میں قلمبند کئے ہیں۔ بغیر کسی سکر کے حاشا وکلا۔ ایسی باتیں بنانے والے جو اس کیفیت سے کورے ہیں بہت ہیں۔ یہ ایسی باتیں بنا کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ انہیں علوم صوفیہ کی خبر نہیں۔ آگے چل کر فرماتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کہ چند ناقص التحقیق اشخاص نے بس بعض احادیث یاد کرلیں اور احکام شرعیہ کو انہیں پر منحصر کرلیا ہے اور جو کچھ ان کو معلوم نہیں اس کی نفی کردی۔ ؎

چوں آں کرمے کہ در سنگے نہان است
زمین و آسمان او ہمان است

مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی رائے میں شریعت اور ہے۔ اور فنار و بقا اور دوسرے مطالب صوفیہ شریعت ہی سے ماخوذ ہیں۔ چنانچہ اکابر اولیاء میں حضرت غوث الاعظمؒ نے اپنے ملفوظات اور فتوح الغیب میں اور سند العلماء شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے تفسیر عزیزیہ میں اور مولوی اسمٰعیل دہلوی نے صراط المستقیم میں مطالب صوفیہ کو باطن شریعت فرمایا ہے۔

(فصل الخطاب صفحہ ۱۰۶-۱۰۲ مطبوعہ

الحمد للہ العلی الاعظم والصلوٰۃ والسلام علی المظہر الاتم قائد الخلق الی الطریق الاقوم وعلی آلہ واصحابہ واولی المجد الافخم۔ امابعد برضمائر ارباب بصائر مخفی نماند کہ دریں ایام غربت اسلام بعضے از برادران دین وعوام مسلمین باوجود قلت علم دخل در علم علما می دادند و قدم در اجتہاد فقہا می نہادند، و در خلاف مجتہدان والاشان و تفضیل بزرگان بلند مکان، ہمچو ہفتاد و دو فرقہ مبتدعہ لب می کشادند و بکمال تعصب داد فساد و عناد می دادند ایں خلافت و تفضیل ایشاں منجر بتفریق کلمۂ مسلمین و باعث بر تنازع و جدال دریں دین متین گردید، اما حجۃ الاسلام محمد غزالی صاحب احیاء در ابواب مداخل شیطان می فرماید، انما حق العوام ان یومنوا ویسلموا ویشتغلوا العبادا تہم وبمعایشہم ویترکوا العلم الی العلماء فالعامی لو زنی او سرق کان خیراً لہ من ان یتکلم فی العلم فانہ من تکلم من غیر اتقان العلم فی دینہ وقع فی الکفر من حیث لا یدری کمن فی لجتہ البحر وہو لا یعلم السباحۃ ومکاید الشیطان فی ما یتعلق بالعقائد والمذاہب لا حصر لہا۔

(فصل الخطاب عن خطاء بین الخطا والصواب)

© rasailojaraid.com